نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۵ جلد ۱۲ | لودیانہ ۲ فروری ۱۸۸۴ع | قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

گلدستۂ اخبار

سوڈان کے قلعہ میں جو مصری فوج محصور تھی اُسکو مہدی کا ذب نے قتل کر ڈالا اور تمام میگزین مہدی کے ہاتھ آگیا ہی = **سلطان** روم نے انگلستان سے درخواست کی تھی کہ کیوں انگریزی فوج مہدی کا مقابلہ نہیں کرتی ہو اسلئے چار ہزار گورے سوڈان کیطرف روانہ ہوئے ہیں = **جرمن** والے چاہتے ہیں کہ اگر خدیو مصر ہم سے درخواست کرے تو اُسکو اسوقت مدد دیجاوے = **لنڈن** کے اخبار ٹائمز کا اڈیٹر فوت ہو گیا = **زولینڈ** کے شاہ سٹی وایو کو مخالفوں نے زہر دیکر مار دیا ہی = **شملہ** میں دیسی عیسائیوں کیواسطے ایک گرجا طیار ہونیوالا ہی = **فرانس** مصر کے معاملات میں انگلستان کا ساتھ دینے کو طیار ہی = **جاپان** کا جنگی وزیر یورپ کے جنگی محکموں کے ملاحظہ کیواسطے روانہ ہوا ہی = **گورنمنٹ** ہند نے اپنے تمام ملکی اور جنگی ملازموں کو مطلع کیا ہی کہ اپنی تنخواہ سے زیادہ قرض نہ لیا کریں = **پنجاب** کے امتحان مقابلہ میں دو دیسی اکسٹرا اسسٹنٹی میں پاس ہوئے اب اُنکو عہدے دیئے جاینگے = **لنکا** کی فوج میں آجکل تخفیف ہو رہی ہی = **امیر** کابل نے حال میں شنواریوں پر فتح پائی ہی اور شنواریوں کے ۱۲ سردار گرفتار ہو گئے ہیں = **خبر** ہی کہ ہائی کورٹ بمبئی میں ایک انگریز ڈاکہ زنی کے جرم میں ماخوذ ہوا ہی = **بیکانیر** کے مفسد ٹھاکر جنہوں نے انگریزی فوج کا مقابلہ کیا تھا اور گرفتار ہو گئے تھے اب قید سلطانی میں پڑ گئے ہیں = **سید** احمد خانصاحب بہادر کو پنجاب کے سفر سے تقریباً دس ہزار روپیہ حاصل ہوا = **مدراس** کے چند اضلاع میں چیچک کا زور ہی اور بہت بچے ضایع ہوتے ہیں = **ہندوستان** میں کل ڈاکخانہ ۸ ہزار ۵ سو ۱۴ ہیں = **امتحان** مڈل سکول بانتظام پنجاب یونیورسٹی ۱۳ مارچ سے پنجاب کے مختلف مقامات میں ہوگا = **بمبئی** کے ایک مشہور پارسی نے ۵ ہزار روپیہ پارسیوں کے غریب خانہ کو دیا ہی = **ہندوستانی** فوج گورہ کی تنخواہ میں ۲۵ روپیہ سیکڑہ ترقی ہوگی = **کلکتہ** یونیورسٹی کے امتحان ایف اے میں اس دفعہ ۵ بنگالی لیڈیاں پاس ہوئی ہیں = **حیدر آباد** دکن کے خزانہ کی جانچ پڑتال کے لئے بمبئی کے اکونٹنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں = **پنجاب** گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہی کہ لاہور کا سرکاری کتب خانہ اور نیز دفتر کیوریٹری جو اس سے متعلق ہی توڑ دیا جائے = **اندور** کے جیلخانہ میں سخت فساد ہو گیا تھا اور تمام قیدیوں نے بغاوت اختیار کر لی تھی چنانچہ ۲ قیدیوں کو مار ڈالا گیا اب امن ہی = **بکر** پاشا کی تمام فوج قتل ہو گئی ہی اور بکر پاشا قاہرہ کیطرف بھاگ گیا ہی = **ممالک** مغربی و شمالی کے علم دوست چاہتے ہیں کہ ہمارے احاطہ کے لئے الہ آباد میں ایک یونیورسٹی قایم کیجاوے = **نمایشگاہ** کلکتہ میں موسٰی کی بھی تصویر رکھی گئی ہی = **ایوب** خان کی بابت پھر خبر آئی ہی کہ وہ ہرات کیجانب پیشقدمی کرنیکا سامان کر رہا ہی اور اسی غرض سے حاکم میمنہ کے پاس اُسکا قاصد گیا ہوا ہی = **کابل** کی فوج کو حال کی برفباری نے سخت صدمہ پہونچایا ہی = **خان** لالپورہ ایک جدید فوج کے ہمراہ جلال آباد میں امیر کابل سے ملاقات کرنے کو آیا ہی = **خدیو** مصر نے گورنمنٹ انگلستان سے دریافت کیا ہی کہ اگر میں اسوقت تخت سے کنارہ کشی کروں تو بہتر ہی یا نہیں = **عدن** میں مہدی کاذب کا ایک

نور افشان

صدق و راستی

چند روز گزرے کہ ایک شخص نے مجھسے یہہ کہا کہ اگلے وقتوں کی بہ نسبت آجکل لوگ سچ نہیں بولتے ہیں۔ بہتیرے کی مانند وہ آجکل اپنے قول کی بنا نہیں کرتے ہیں۔ حقیقت میں دیانتدار آدمی بہت کم ہیں۔ اِس شخص کے ان خیالات کا کیا سبب ہی؟ کیا انسان زیادہ خراب ہوتے جاتے ہیں؟ کیا یہہ زمانہ انسان کی ترتیب اور شائستگی کا زمانہ نہیں ہی؟ +

ہزارہا جہاز آدمی اور مال و اسباب لیکے سب سے بڑے سمندروں کا سفر کرتے ہیں ریل گاڑی متفرق ملکوں کی چیزیں اکٹھا کرتی تار کے ذریعہ سے بجلی کی تیزی کے برابر خبر پھیل جاتی اور الکٹریسٹی بڑے بڑے شہروں کو روشن کردیتی ہی اتنی ترقی اور بیشقدمی کرکے کیا ہم پھر بھی حقیقت میں روز بروز تنزل کررہے ہیں؟ میں اسکی تصدیق نہیں کرسکتا بلکہ اسے ہرگز نہ مانونگا۔ درحقیقت اگرچہ جھوٹے اور بددیانت آدمی بہت ہیں لیکن ہر کہیں دوسری قسم کے لوگ بھی توپائے جاتے ہیں۔ کوئی دیانتدار اور راستباز آدمی جھوٹے اور بے ایمان آدمی کی عزت عظیم کرسکتا نہ اُسکے ساتھ کسیطرحکا معاملہ کرنے چاہتا ہی +

جو شخص چاہتا ہی کہ نیکنامی کی عمارت جھوٹھ اور بددیانتی کی بنیاد پر تعمیر کرے وہ یقیناً آیندہ کو اپنی عمارت خاک میں ملی ہوئی دیکھیگا۔ جیسا مکان کے لئے مضبوط اور مستحکم بنیاد درکار ہی ویسا ہی چاہئے کہ انسان کی نیکنامی سچائی اور ایمانداری کی مضبوط بنا پر قایم رہے۔ دیانتداری ہر وقت اور ہر کہیں فائدہ بخش ہی اور جو نیکنامی راستی اور صدق پر قایم ہی وہ گویا چٹان پر قایم ہی۔ مثلاً ہم بائبل کو تصور کریں جو کہ متفرق زبانوں سے قابل اعتقاد سمجھی جاتی ہی۔ اگر اسمیں فقط بے بنیاد افسانے مندرج ہوتے تو کیا ممکن تھا کہ جھوٹھ نہ ٹھہرائی جاتی۔ ہمارے خالق کے سارے کام کامل ہیں اُن میں کسیطرحکا نقص اور غلطی پائی نہیں جاتی۔ بعض کام جو سب سے باریک ہیں وہی سب سے خوبصورت ہیں۔ مثلاً سورج کی کرن ساڑھے چار کروڑ کوس سے آتی ہی لیکن ہماری آنکھوں کی حاجتوں سے ٹھیک ٹھیک ملتی ہی۔ کل مخلوقات میں کوئی جھوٹھا کام پایا نہیں جاتا اور آدمی اپنی زندگی میں اگر کوئی حقیقی نیک کام کیا چاہتا ہی تو لازم ہی کہ سچ اور جھوٹھ کے بارہ میں اپنے خالق کے نمونہ پر چلے۔ جس شخص کے قول پر ہم اعتماد نہیں رکھہ سکتے اُسکی عزت و قدر کیونکر کریں؟ لیکن کبھی کبھی ایک جھوٹی بات یا لفظ پر بہت بھاری معاملے موقوف ہوتے ہیں +

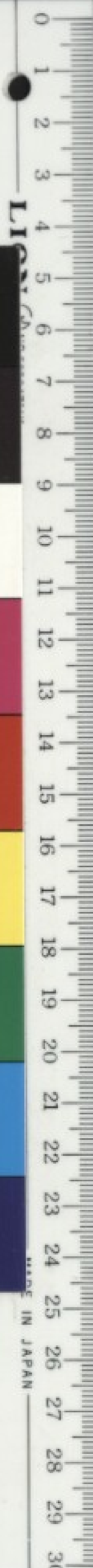
نقل ہی کہ ایک بار جب مسافر کوہ الپس پر چڑھتے تھے تو یکایک اُنکے رہبر نے پکارکے کہا کہ چٹان کے پاس بھاگ جاؤ چٹان کے پاس بھاگ جاؤ اُنھوں نے بلا تامل یونہی کیا اور مٹی کے گرتے ہوئے اُس ڈھیر سے جسے رہبر نے گرتے اور اپنی طرف آتے دیکھا تھا محفوظ رہے۔ اُسوقت اگر وہ رہبر کی بات پر پورا بھروسہ نہ رکھتے تو یقیناً سب کے سب ہلاک ہوتے جسکی تمیز یہہ گواہی دیتی ہی کہ جو کچھہ گناہ جیتے کیا اس سے توبہ کرکے معافی پائی ہی وہ کیسا خوشحال ہی جسکی تمیز جرم کے داغ سے کالی ہوگئی ہی وہ کیونکر خوش رہ سکتے ہیں؟ اِس زندگی کی کوتاہی اور آیندہ کی زندگی کی نزدیکی کا خیال کرکے واجب و لازم ہی کہ ہم آیندہ کے لئے بخوبی طیار ہو رہیں۔ کیا یہہ طیاری سب سے بھاری اور ضروری بات نہیں ہی؟ ہم ملک الموت کی آمد کا وقت نہیں جانتے اسلئے مناسب ہی کہ ہماری مشعلیں درست اور روشن رہیں +

میں نے ایک مشہور شخص کا ذکر سنا ہی کہ جس نے لاکھوں روپیہ کا مال اور نقد اپنی عمر بھر میں جمع کیا پر موت کے وقت بڑی حیرت سے یہہ کہا کہ ایک مہینہ کی مہلت کے بدلے جس میں اپنی بے انصافی اور ظلم کے کسیقدر مکافات کردوں میں اپنی کل ملکیت دینے کو مستعد ہوں۔ اسکے پاس اُسکے رنجیدہ اور روتے ہوئے دوست آشنا کھڑے تھے لیکن کوئی اس معاملہ میں اُسکی مدد نہ کرسکا۔ اُسکے روپیوں کے وسیلے سے آدمیوں کے بیچ میں بہت کچھہ ہوسکتا تھا لیکن ملک الموت جو اُس مکان کے دروازہ پر کھٹکھٹاتا تھا کسی سے رشوت نہیں لیتا۔ اُسکے نزدیک جو اس مرتے ہوئے کی روح کو منصف خدا کے حضور میں پہونچانے کو تیار تھا وہ کل مال و نقد نہایت حقیر و ناچیز تھا۔ ایک مہینہ کی مہلت کے بدلے کروڑوں روپیہ۔ اسپر ذرا خیال کرو کہاں ایک آدمی پڑا ہی جس نے دنیا میں بہت کچھہ حاصل کیا اور جسکی خیرات کی بہت تعریف کیگئی تھی پر اسوقت چاہتا اور منت کرتا ہی کہ اپنی بددیانتی کے نتیجوں کو مٹانے کی کسیطرح مہلت پائے۔ اگر یہاں کی زندگی دائمی ہوتی تو ہم کسیطرح سمجھہ سکتے کہ انسان کی ایسی غفلت اور نادانی کا کیا سبب ہی؟ لیکن کون جانتا ہی کہ مقرب فرشتہ کب کہیگا کہ پھر موت نہوگی موت ہمارے اتنی نزدیک ہی کہ اس کے واسطے تیار رہنا چاہئے +

پھر اس دولتمند کی موت کے مقابلہ میں ایک غریب عورت کی موت کے وقت کا بیان مندرج کیا جاتا ہی۔ وہ اپنی عمر بھر بہت سی مشکلات اور مخالف باتوں کا مقابلہ کررہی تھی اگرچہ غریب تھی تو بھی سب لوگ اُسکی خداترسی و دیانتداری اور صدق کے سبب سے اسکی عزت اور قدر کرتے تھے۔ اسکی زندگی اوروں کو بہت فایدہ مند ہوتی تھی کیونکہ جہانتک اس سے ہوسکا وہ ہمیشہ بیماروں اور تکلیف زدوں اور محتاجوں کی خاطرداری میں مشغول رہتی تھی پھر جب اسکی موت کا وقت نزدیک آیا تو وہ نہایت خوش اور مرنے کو راضی تھی اسوقت اُسنے ایک دوست سے مخاطب ہو کے پوچھا کیا تم وہ گانا نہیں سنتے ہو؟ اسکے دوست نے کہا کہ نہیں۔ پھر وہ بولی کہ سنو فرشتوں کا نیکی آواز جو میرے سننے میں آتی ہی کیسی عمدہ اور دلپسند ہی۔ اسکے تھوڑی دیر بعد اُسنے [illegible]

۲ عمر بھر دیانتداری اور صدق کو اپنا دوست بنالیا تھا + اے عزیزو ایسے وقت ہم سبھوں کا انصاف کیا جائیگا۔ یہہ زندگی کوتاہ وہ دائمی۔ پس چاہئے کہ ایسی چال چلیں کہ جسوقت ملک الموت آوے وہ اسکی آمد کے لئے تیار رہیں خدا کے انصاف سے [illegible]

سکتے ہیں۔ انسان کو خالی ہاتھ موت کا مقابلہ کرنا اور اپنے کاموں کی سزا یا جزا پانا پڑیگا۔ بیدار دل اور حوصلہ مند ہمیشہ حقیقی دنیاوی ترقی و کامیابی چاہو لیکن اس خوش اُسکے ساتھ اپنے خداوند کی خدمت کرنیکو اپنے تئیں مخصوص کرنے کو وقت



مراسلات

آنریبل سید اور ایڈریس خاتونان پنجاب

گورداسپور میں ۳۰ جنوری ۱۸۸۴ء کو آنریبل سید احمد خان بہادر کو از جانب خاتونان پنجاب ایک ایڈریس دیا گیا (یہہ بحث نہیں کہ وہ ایڈریس کس طرح تیار کیا گیا اور وہ کس کے خیالات تھے) جس کے جواب میں آنریبل خان نے ہمکو مایوسی اور نا امیدی کی دلدل میں ڈالدیا۔ معلوم نہیں کہ ہم کب اس سے باہر نکلینگے یا اسی میں جان دینگے *

معلوم ہوا کہ محمڈن ریفارمر اب تک نبی عرب کے اس اصول کو پکڑے ہوئے ہی کہ مستورات تمہاری کھیتی ہیں جسطرح مفید سمجھو انہیں کام میں لاؤ۔ کیونکہ باوجود ترقی زمانہ مستورات کیواسطے سید بہادر نے وہی اصول بہتر سمجھا ہی جو جہالت کے زمانہ میں تھا یا جو ایسے وقت میں عمدہ تسلیم ہوا تھا جبکہ تعلیم ادنی درجہ پر تھی۔ ہم اس اصول کے دلایل سننے کے مشتاق ہیں کہ قادر مطلق نے کونسا فرق مرد اور عورت میں رکھا ہی جسکے سبب مستورات اُس علم کی روشنی سے منور نہوں جو مردوں کیواسطے لازمی ہی۔ افسوس ہی کہ جواب میں خاتونان کی تعلیم سے بیپرواہ نہ ہونے کا اقرار ہی مگر آجتک اُنکے واسطے سید صاحب نے کچھہ نہ کیا اور اگر کیا تو یہہ کہ نئے تعلیم یافتہ لوگوں کے دل میں (جو سید صاحب بہادر کے کلام کو وحی کا رتبہ دیتے ہیں) وہی پرانا مردہ خیال ڈالدیا جس سے مستورات مردوں کے برابر نہ سمجھی جاویں بظاہر تو یہہ مگر دربردہ اُنہوں نے جواب میں لکھدیا ہی کہ مستورات کی تعلیم یہی ہی کہ میں لڑکوں کو تعلیم یافتہ بنا رہا ہوں !! *

سید صاحب نے یہہ اصول تو طلائی حروف میں لکھنے کے لایق بیان کیا ہی کہ دُنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جس میں مردوں کیحالت درست ہونیسے پہلے عورتوں کی حالت درست ہوگئی ہو یا مردوں کیحالت درست ہوئی ہو اور عورات بدستور رہی ہوں۔ مگر سید بہادر جو مردونکو عمدہ تعلیم دینے کے ساعی ہیں اور مستورات کو اُسی گڑھہ میں رکھنا پسند کرتے ہیں اسکا مطلب یہہ ہی کہ اصول مقدم الذکر کہنے کیواسطے اور عمل کیواسطے اسکے برخلاف یہہ ہیں کہ مردوں کی حالت اعلیٰ رہے اور مستورات اگر حیوان نہیں تو مرد سے کم درجہ پر رہیں تاکہ مرد عورت کو زراعت کے طور پر کام میں لاسکے !! *

آخرکار ہم وہ فقرات اظہار مطلب کیواسطے پیش کرتے ہیں جو اکثر پولیٹیکل تحریروں اور تقریروں میں بیان کئے جاتے ہیں اور اُنکا مطلب تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔ قاری یا محرر ہی عمدہ جانتا ہی (۱) اس زمانہ کی مروجہ نامبارک کتابیں کونسی ہیں (۲) مستورات کے حقوق کونسے کھوئے گئے ہیں جو اُنکو ملجاوینگے (۳) شرع میں تو بیان کیا ہی کہ مستورات میں بدستور نشان بزرگی موجود ہیں اور آگے جاکر بیان کیا ہی کہ مردوں کی ذلت کا حصہ تمکو ملا ہی اور پھر یہہ کہ تمہارے حقوق کا غصب ہوا ہی پھر وہی حالت کہاں ہی؟ *

مسٹر گلیڈسٹون وزیراعظم کی ایک تقریر میں بیان ہوا تھا کہ کسی سوسائٹی یا قوم کیحالت شائستگی معلوم کرنے کے لئے سہلے بات یہہ ہی کہ اُس سوسائٹی یا قوم کی مستورات کیحالت پر غور کرو اُسی سے اُس قوم کیحالت کا پتہ لگ جائیگا۔ ہم سید صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ اگر مردوں نے اعلیٰ تعلیم اور شائستگی حاصل کی اور عورتیں اس جواب ایڈریس کے مطابق اُسی حالت میں رہیں تو پھر اس قوم کیحالت معلوم کرنیوالا اصول مقدم الذکر کے موافق کیا نتیجہ نکالیگا؟ یہہ ایک موٹا خیال ہی کہ بچوں کی تعلیم اور شائستگی اُن کی ماؤں پر منحصر ہی تو پھر سید صاحب مردونکی تعلیم کو بھی پورا نہ کرسکینگے کیونکہ مستورات نے بچوں کے خیالات کو جس پہلو پر قائم اور مضبوط کردیا ہی وہ بمشکل ضایع اور کالعدم ہونگے۔ نتیجہ یہہ ہی کہ سید صاحب تو مردوں کی تعلیم کے ضمن میں مستورات کی تعلیم کا فرض ادا کررہے ہیں اور اِدھر لڑکیوں کے نہ تعلیم پانیسے (یا یورانی تعلیم پانیسے) لڑکوں کی تعلیم ناقص اور ناکامل ہی جاتی ہی پس ہماری صلاح یہہ ہی کہ قومی جہاز کو دھکیلنے کیواسطے (تحریر اور تقریر میں) نیچری فرقہ کا یہہ عام فقرہ ہی) اس پہیہ (تعلیم مستورات) کو بیکار چھوڑے جاتے ہیں اسواسطے ہم امید نہیں کرتے کہ پورے طور پر وہ ساحل مراد پر پہونچیں۔ اگر سید صاحب بہادر قوم کے عروج کیواسطے یہہ ضروری اور لازمی امر ہی کہ مستورات مردونکی سوسائٹی میں داخل ہوں تاکہ تہذیب اور نیک چلنی میں ترقی ہو جبتک مستورات ہماری سوسائٹی سے خارج ہیں یا ہمارے ساتھہ ہمارے معاملات میں گفتگو نہیں کرسکتی یا ہمارے ساتھہ سفر نہیں کرسکتیں غرضیکہ ہر حال میں جبتک وہ ہمارے شریک نہوں تب تک ہماری ترقی صرف خیالی ہی *

اخیر میں ہم افسوس کرتے ہیں کہ جواب ایڈریس میں سید صاحب نے ایسے فقرات استعمال کئے ہیں جن سے پورے طور پر ظاہر ہوتا ہی کہ خاتونان کی پارٹی اُنکے سامنے موجود تھی حالانکہ صرف ایک پولیٹیکل جنٹلمین نے ایڈریس لکھا اور پڑھا تاکہ ایک امر یہہ بھی آنریبل ریفارمر کی رائے دربابِ تعلیم نسوان ظاہر ہو سو دیکھہ لو کیا رائے ہی وہی نادر شاہی رائے ہی۔ اچھا ہوتا کہ یہہ درپردہ ظاہر ہوتی اور ہم مان لیتے کہ مردونکی تعلیم میں جو سعی بلیغ ہو رہی ہی ویسی ہی رائے نسوان کی بابت ہوگی۔ ایڈریس کا فقرہ ذیل میں ہی کہ جسقدر کہ تم اسوقت موجود ہو شاید میں تم سب سے بلکہ اُنسے بھی جو ایڈریس میں شامل ہیں اور اسوقت موجود نہیں ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ اس فقرہ کی بابت پولیٹیکل مصلحت کیا تھی کیونکہ کسی کے دل کا حال معلوم کرنا مشکل ہی البتہ جو کہہ سکتے ہیں یہہ ہی

کہ ان فقرات سے ایڈریس دہندگان (خاتونان) کی موجودگی ثابت ہی اور یہہ امر واقع ہی کہ وہ موجود تھے ہرگز نہیں۔ نہیں معلوم سید صاحب اسکا مطلب ظاہر فرماویں اگر ہماری غلطی ہوگی تو تسلیم کرینگے۔ اگر سید صاحب یہہ کہیں کہ در پردہ دوسرے کمرہ میں گروہ خاتوناں موجود تھا تو ہم صاف کہتے ہیں کہ سوائے اُس گھر کی مالکہ کے اَور کوئی خاتون نہ تھی ◆

سہ ریویو صرف خاتونان کے ایڈریس اور تعلیم پر ہی باقی ہی لکھونگا ◆ ۱۲ فقم ایک ناظر اخبارات

شراب خانہ خراب

منجانب مجمل سنگھ صاحب رئیس لودیانہ

۱۵ فروری ۱۸۹۱ء کے جلسہ انسداد مسکرات مشن سکول لودیانہ میں پڑھا گیا

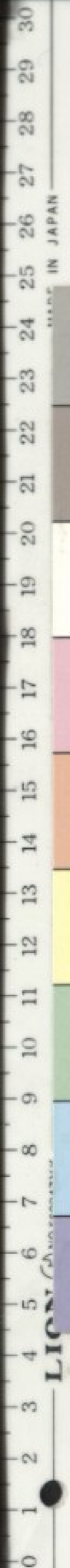
زمانہ کا انقلاب شراب اور اُسکے لوازمات سے اجتناب

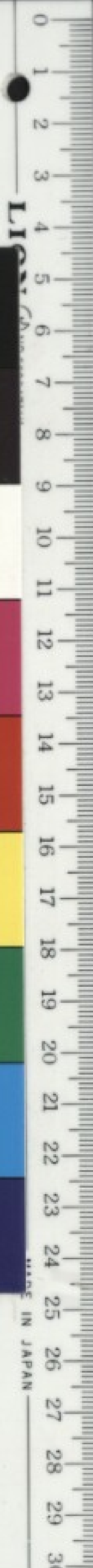
سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ جس محفل میں دیکھو راگ اور رنگ اور آواز ستار سارنگی اور چنگ بزم میں جب دختر رز کی آہٹ آمد آمد کی کان میں آئی سر سے مجلس نشینوں کے ہوش سلام کرکے رخصت ہوئے۔ جب بزم میں پہنچے عقل و ملغ سے ہوا کرکے اُٹھی۔ پھر پری جمال اور بنی کمال کے قدم رنجہ ہونے کی آہٹ نے منتظران مجلس کے کان کھولے نشانہ ہنر کی رنگت زعفرانی سے آنکھوں میں سرسوں پھولی۔ اور ترق برق لباس کی بجلی کوندی متوالوں کی آنکھیں چوندھی بانکوں نے دلوں کو پامال اور دست درازی نے متاع صبر کو دست برد اور تاراج کیا یہہ شعر خواجہ حافظ شیراز کا گایا۔ عشاق کے دلوں کو سینہ آتش رخسار بنایا۔ **شعر** گلشن رخسار گل خرمن بلبل بسوخت۔ چہرہ خندان شمع آفت پروانہ گشت

ساقی نے جام شراب بھر کرکے اصحاب بزم کے پیشکش کیا۔ اور علی التواتر دور کو گردش میں لایا۔ یہہ شعر زبان پر آیا۔ بدہ ساقی می باقی کہ در جنت نخواہی یافت۔ کنار آب رکن آباد و گلگشت مصلا را۔ اُس وقت کا سامان ایکطرف ناز دوسری طرف نیاز ایکطرف غزل اور فرد کا راگ میں گانا دوسری طرف ٹھمری اور ٹپہ سے دل کا لبھانا۔ ایکطرف دست طمع کا دراز دوسری طرف بخبرداد و دہش کا فراز۔ تھوڑی دیر میں نشاط عیش اور عشرت کا ٹوٹا۔ رہزن خمار نے سرور کا ہنگامہ لوٹا۔ زمانہ کا انقلاب گردش میں آیا۔ اور خزان سرد مہری نے چمن عشرت اور آرام کو بے برگ اور سامان بنایا۔ تب شاعر نے یہہ شعر سنایا چمن کے تخت پر جسدم شہ گل کا تجمل تھا۔ ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا۔ خزاں کیوقت جب دیکھا نہ تھا جز خار گلشن میں بتاتا باغبان رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا۔ ہرچند ایسے زمانہ پر میخواران عیش دوست نے باوجودیکہ نقصان اُٹھایا۔ بہتیرا افسوس کھایا کہ پھر وہ زمانہ کب آویگا اور وہ فلک زرنگ اور شراب کا ترنگ کب جلوہ دکھاویگا مگر قاعدہ یہہ ہی گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ ہرچند وہ زمانہ بخیم عشرت پرستان اور بادہ مستان اچھا محسوس ہوتا ہو۔ لیکن انصاف پسندوں اور عقلمندوں نے اُسکو بُرا ہی سمجھا ہی شراب خوری اور بدمستی اور حسن پرستی کا نتیجہ اور مآل ناقص خیال کیا ہی۔ اکبر بادشاہ دہلی کے دستور العمل میں کہ انشاء ابوالفضل کے دفتر اول میں حرفاً حرفاً مندرج ہی یہہ فقرہ عبرت کا موجود۔ "نہایت پیروی نماید کہ اثرے از شراب نباشد و خورندہ و فروشندہ و کشندہ آنرا باتفاق حاکم تحنیان بیفہ نماید کہ مردم عبرت گیرند اگر کسی برائے حکمت و ہوش افزائے چوں دوا بکار برد تعرض احوال او نباید کرد"۔ اور ارباب نشاط کی تعریف میں اُستاد کا یہہ شعر ہی۔ در راہ خدا کہ رہ زنانند۔ واللہ ہمیں زناں زنانند۔ علاوہ اسکے بہت کتب میں اسکی قبوحات درج ہیں اور ہر کوئی اسکی

بُرائی بیان کرتا ہی۔ پھر عجب ہی کہ لوگ اسکو منہہ لگاویں۔ اور اسکی برائیوں کے متحمل ہوویں افسوس صد افسوس نادرشاہ بادشاہ قندھار نے دہلی پر حملہ کیا۔ بجوہ ماثورہ نامی گویا تھا بعد مصالحت کے گویا مذکور نے نادر شاہ کے سامنے ایسا راگ گایا کہ نماز کا وقت قضا ہو گیا۔ نادر شاہ نے اسکے قتل کا حکم دیا کہ جس کا ہنر یاد خدا سے غافل کرے وہ عیب تصور کرنا چاہئے۔ اور شرع میں بھی ممنوع ہی فقط ایک باشندہ نے کسی شہر میں تماشہ دیکھ کر اپنے گانو میں جا کے یہہ نقل کی کہ جھوری سے ناچے پور اسا باجے لیلڑیاں کا ڈھے پیسہ ملنگے۔ اب وہ زمانہ آیا ہی اور تہذیب نے ایسا اثر دکھایا ہی کہ شراب کے عیب اور نقصان جتائے جاتے ہیں اور مسکرات وغیرہ لوازمات متعلقہ شراب کے نقصان بتائے جاتے ہیں۔ ولائت افغانستان کا حال آواز دہل شنیدن از دور خوش است مگر ہندوستان میں اکثر شراب کا پینا اور شوق تماشا ارباب نشاط کا کرنا اور موہنہ سے لام کاف نکالنا فحشات اور مغلظات کا بکنا بجاہ پھاگن ہولی کی تقریب میں جائز اور مباح رکھا گیا ہی۔ یہہ شعر گایا جاتا ہی۔ صنم کی زعفرانی دیکھ چولی۔ میرے دل کے اوپر ہولی سو ہولی۔ مگر اب لودیانہ میں کمیٹی بطور بن قائم اور انسداد شراب اور مسکرات کا صیغہ مستحکم ہوا شائد ہولی اپنا اثر کم دکھاوے۔ اُسکا رنگ اور بہروپ گلال کیطرح اُڑ جاوے ◆

ایک تعجب خیز یہہ امر ہی کہ زمانہ حال کی بابت کہ اہل اسلام نے کل یوم بہتر اور تیرہویں صدی کو نہایت ابتر فرمایا۔ اور فارسی میں غزل خواجہ حافظ شیراز۔ اینچہ شوریست کہ در دور قمر می بینم۔ ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر می بینم۔ از بر اور ہندوؤں کے شاستر میں یہہ زمانہ کلجگ درج۔ ظاہر میں یہہ زمانہ نہایت عمدہ نظر آتا ہی کہ آرام جان و مال بہت اچھا انتظام سواری اعلیٰ ادنیٰ کے لئے ایسا کہ صدہا کوسوں کا سفر ایک رات دن میں طے کرنے کو ریل حاضر ایکدم میں ہزارہا کوس کی خبر رسانی کو تار برقی موجود اکتساب علم





اور ہنر کیواسطے مدارس ہر علم کے قائم۔ تہذیب حال اور آراستگی چلن وچال کیواسطے یکساں انسداد شراب وانتظام مسکرات کی مستقل اپنے دین دھرم کیواسطے ہر مذہب کے لوگ بلا مزاحمت غیرے مشتغل ہیں کونسی ایسی بات ہو جو زمانہ حال کو بدی سے متہم کیا جاوے اور گزشتہ زمانہ پر افسوس کیا جاوے۔ اب دعاگوئی حاکم وقت واجب اور اعمال حسنہ میں راغب ہونا مناسب ہے +

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں کھیاں گبریلا چیونٹے چیونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی گوخر سب دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت ساڑھے سات بنس۔ بی آیس سیٹھ ن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

مضمون

منجانب حکیم انور احمد صاحب دہلوی

جو ۵ افروری کے جلسہ انسداد مسکرات مشن سکول ہال لودیانہ میں پڑھا گیا

خدا کا شکر ہے کہ لودیانہ میں انجمن انسداد مسکرات ہے اُسکے ہر ایک بانی کا منشا ردلی و دفع رسم منشیات ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ عام گنہگار جو کسی خاص رشتہ گناہ کے ساتھ بندھا ہوا ہے اُسکے واسطے یہہ دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے۔ کوئی نشہ گمراہی میں مست وسرشار ہو کر آئے اقرار توبہ زبان پر لائے تو خمار شکن اُسکو صبوحے نورانی پلائی جائے اور تفاخر قوم کیواسطے فیتہ امتحانی دیا جائے۔ اگر کوئی اپنے دل میں خیال کرے کہ ہر شخص کیواسطے اُسکے دین کی ممانعت شرعی کافی ہے۔ اپنی اپنی مذہبی ممنوعات کی معلومات واقعی ہے۔ تو اُس کے لئے یہہ جواب شافی ہے کہ جسقدر قومی یا مذہبی منہیات تمہارے گوشزد چلی آتی ہیں یا تمہارے ہادی نے کسی پیرایہ سے آنکھوں میں ظاہر کر دکھائی ہیں انکو ایسی مساوات ہو گئی ہے کہ ہر ایک کو بمنزلہ عادات ہو گئی ہے۔ اسیوجہ سے اپنے ہاں کے بزرگوں کی نصیحت اثر پذیر نہیں ہوتی ہیرزادوں کی تسبیح و استغفار تو نوجوانوں کے لئے کچھ نظیر نہیں ہوتی ہاں بغیر مذہبی رعایتوں کے آزاد ناصح کا قول موثر ہوتا ہے۔ جامہ تن سے گناہوں کی میل کو گویا صابون کیطرح دھوتا ہے۔ صاحبان انجمن کا اعلان دربارہ انسداد مسکرات قطع مذاہب حقہ و باطلہ ہر فرقہ کے لئے بجائے خود تازیانہ مذہبی ہے۔ خصوصاً مسلمانوں کے لئے بلاشبہ دُرہ نبوی ہے کوئی ملت اور مذہب ایسا نہیں جسمیں قول کل سکر حرام کے مفہوم کے مرادف اقوال نہوں اور سچے مسلک کے منحرف چلنے والے مضطرب احوال نہوں۔ دیکھو دنیا میں کوئی ذلیل فرقہ ایسا نہیں جس میں کل اقسام کے نشے حرام نہوں۔ یا خصوصاً شراب کہ اُم الخبائث ہونے میں اُنکے ہاں اعلام نہوں۔ عاقلوں کے نزدیک اس دُنیا ناپائدار کا ایک وہ زمانہ آئیگا جسمیں ہر کس وناکس کو اپنے گناہوں سے پشیمانی بے سود ہوگی۔ کی کرائی عبادت مردود ہوگی۔ اسوقت میں اہل اسلام کے نزدیک باب توبہ بند ہونیسے راہ مغفرت مسدود ہوگی۔ اعمال وافعال کی تباہی اور آثارات کی بدی سے ہر سیاہ بخت پر شامت ہوگی۔ اختتام دنیا اور افتنائے عالم سے جابجا قیامت ہوگی۔ ہر متنفس اگر غور سے اپنی موت پر خیال کرے تو وہی قیامت صُغریٰ ہے۔ تمام عمر کی بھلائیوں میں تھوڑیسی بُرائی بھی ایک آفت کبریٰ ہے۔ بس با اینہمہ پیشینگوئی پھر اپنے وقت کو غنیمت نہیں جانتے کار نیک پر ہمت نہیں باندھتے۔ افسوس ہے کشتی عمر کو گرداب عصیان میں ڈبوتے ہیں۔ کیسے گوہر جان کو نشہ کی موجوں پر کھوتے ہیں۔ ایک شعر پر خاتمہ کرتا ہوں۔ نتیجہ نثر نظم میں پروتا ہوں۔ نشہ کے پینے سے انسان ذلیل ہوتا ہے۔ شریف قوم کا ہو کر رذیل ہوتا ہے +

اس انجمن نے ساغر توبہ پلا دیا
کیف شراب دل سے یکایک بھلا دیا

بدمشربوں کو رستہ حق کا دکھا دیا
رندی شرابخوار کو صوفی بنا دیا

کیا خوب جھونکے باد نصیحت کے چلگئے
میخوانوں کا چراغ ہی بالکل بجھا دیا

ای شعلہ بو شراب شرارہ سیاہ ہو
جسکو لپٹ لگی ہے اُسی کو جلا دیا

جسکو شراب نوشی کا چسکا ذرا لگا
قطرہ سمجھ کے سارے ہی خم کو اڑا دیا

ہاضم سمجھ کے جسکو کسی نے اگر پیا
معمولی کھانا پینا بھی اُسکا چھڑا دیا

بنیاب کہتا ہے صورت شراب کی
سیرت میں بھی نجس ہے یہ سچ نے بتا دیا

چاہے لوگ پیتے ہیں اس نامراد کو
پھر کہتے ہیں کہ اسنے تو مجرم بنا دیا

ورنہ ہمارے منہ سے کبھی گالیاں سُنی
وہ تنگ ظرف ہوگا کہ سب کچھ بتا دیا

ای کشتہ دیکھ دختر رز کے نہ پاس جا
بہتوں کو اسنے موت کا پیالہ پلا دیا

غزل مذمت شراب

من نتائج طبع جناب حافظ صدر الدین صاحب صدر

جو ۵ افروری کے جلسہ انسداد مسکرات مشن سکول ہال لودیانہ میں پڑھی گئی

اس انجمن کا مجمع عجب اوج پر ہے آج
یہہ غنچہ نہیں ہے عید کی گویا سحر ہے آج

خوش صاحبان بزم کو رکھے خدا مدام
شکر خدا کہ مجمع اہل ہنر ہے آج

پھر دور آگیا ہے زباں پر شراب کا
پیر مکشوں کا حال عزیز و بتر ہے آج

کل یا تو جنکا مسند دانش کے زیب تھا
ساغر کے سر جھکا کے کچھ پیش سر ہے آج

اللہ ہمارے خان بہادر* کو خوش رکھے
جنکی طفیل مجمع اہل بصر ہے آج

کل میکشی بھی تو رہت پیمبر بھی تھا
نے پیمبر ہے اور نہ وہ سیم وزر ہے آج

واللہ طبع گرامی کے فیض سے
یا وہی نظم غیرت سلک گہر ہے آج

مشن سکول بہاولپور

ہمارے ایک معتبر نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آج ۱۴ فروری کو صبح کے آٹھ بجے جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بہمراہی جناب نواب صاحب بہادر و دیگر عمائد ریاست کے مشن سکول میں رونق افروز ہو کر اکثر طلباے انگریزی دفارسی سُنی اور نہایت خوشدل ہو کر مفصلہ ذیل رپورٹ اپنے دست مبارک سے رائے بک میں مندرج فرمائی +

رپورٹ

ہم بہمراہی ہز ہائینس دے نواب اوف بہاولپور ہ۱۴ ماہ حال کو ملاحظہ مشن سکول کا کر کے نہایت محظوظ ہوئے +

دستخط

لفٹنٹ گورنر

* خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ و پریسیڈنٹ انجمن انسداد مسکرات +

اخبار تار برقی

لنڈن ۹ فروری۔ خبر ہے کہ سنکیم کی حالت محاصرہ میں ہے بیکر پاشا اور مصری افواج کو واپس بلایا گیا ہے۔ تین برٹش افسر حبشیوں اور ترکوں کی فوجوں کو دوبارہ ترتیب دینگے اور سنکیم کی حفاظت کرینگے +

سینٹ پیٹرز برگ مرو کے ترکمان روسی حکومت کے مطیع ہو گئے ہیں +

مدراس ۹ فروری۔ ہز اکسیلنسی گورنر مدراس آج صبح بذریعہ خاص ٹرین وارد ہوئے۔ آج ہی دوپہر پر پانچ بجے ویرینگل پارٹی سپیشل ٹرین میں پہونچی پیشوائی کے لئے حضور گورنر صاحب مع ملٹری سکرٹری۔ لیجسلیٹو کونسل کے چند ممبر صاحب برگیڈیر جنرل اسٹوارٹ صاحب اور دیگر افسران بعض محکمہ جات سرمادھو راؤ۔ اور چند اور صاحب سینٹرل اسٹیشن پر موجود تھے۔ استقبال پرائیوٹ طور کا تھا۔ سوتھ ویلر بورڈرز کا گارڈ آف آنر بنایا گیا۔ حضور ویسرائے گورنر کی گاڈی گارڈ کے پہرہ میں گنڈی پارک کو تشریف لیگئے۔ ۵ بر ۴۰ منٹ بعد مہاراجہ میسور سپیشل ٹرین میں تشریف لائے اور بیشمار دیسیوں نے استقبال کیا۔ سرمادھو راؤ نے دیسیوں کی طرف سے ایک اڈریس پڑھا جسکا مہاراجہ نے جواب دیا۔ ہز ہائینس معہ برٹش رزیڈنٹ میسور کرنیل پی میسوار۔ اور دیوان میسور کے ذاتی باڈی گارڈ کے کچھ حصہ کی حفاظت میں مقام ادیر کو تشریف لیگئے۔ ہز ہائینس ایک ہفتہ کے قریب یہاں قیام فرمائینگے +

قاہرہ ۹ فروری۔ سنکت اور دیگر محصور مقامات کی افواج قلعہ بند نے امداد کے لئے پیغام بھیجے ہیں۔ کیونکہ وہ اب اخیر دم پر ہیں لیکن انکی امداد بالکل ناممکن ہے۔ جو تاجر یہاں آئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کراسکو اور ابوحمید کے مابین جنرل گورڈن سے ملے تھے +

اڈمیرل ہیوٹ نے معہ بربر لوگوں کے سنکیم میں اعلیٰ سول اور فوجی کمان حاصل کی +

قاہرہ ۱۱ فروری۔ ایک مصری برگیڈ زیر کمان افسر انگریزی دریائے نیل کی اول آبشار کو بھیجا جائیگا۔ جنرل ہیوٹ کو سکم کی اعلیٰ سول اور فوجی کمان پر حسب درخواست برٹش گورنمنٹ مقرر کیا گیا ہے +

لنڈن ۱۰ فروری۔ آج کے بہت سے اخبارات میں اس قسم کے آرٹیکل ہیں کہ گورنمنٹ کو مصر میں کسی سخت پالسی کا برتاؤ کرنا چاہئے +

لنڈن ۱۰ فروری۔ کیمپ سے خبر آئی ہے کہ سٹی وائیو ناگہانی موت سے مرگیا +

مدراس ۱۱ فروری۔ آج صبح ہز اکسیلنسی حضور وائسرائے نے گنڈی پارک میں ہرن کا شکار فرمایا ہے۔ دوپہر کے بعد مہاراجہ میسور۔ شہزادہ آرکٹ۔ اور شہزادی تنجور نے حضور ممدوح سے ملاقات کی۔ ساڑھے چار بجے گورنمنٹ ہوس کے ہال میں دربار لیوی منعقد ہوا۔ بہت سے فوجی اور سرکاری افسر اور دیسی عمائد اور چند غیر ملازم یوروپین شریک دربار ہوئے۔ اسکے بعد حضور لیڈی رپن صاحبہ نے گورنمنٹ ہوس میں مدراس کی لیڈیوں سے ملاقات فرمائی +

بمبئی ۱۲ فروری۔ سر ڈونلڈ سٹوارٹ۔ سر فریڈرک رابرٹس اور جنرل ہارڈنگ گزشتہ شب کو بمبئی تشریف لائے اور گورنمنٹ ہوس میں مقیم ہیں +

لنڈن ۱۲ فروری۔ مسٹر بریڈلا نے کل شام ہوس آف کامنس کی ٹیبل پر آکر قسم کھائی۔ مسٹر گلیڈسٹون نے ووٹ دیا تو گورنمنٹ اسکو کارروائی مذکور کے اثبات جواز کے لئے گرفتار کریگی۔ سر سٹیفورڈ نارتھ کوٹ کی یہ تحریک کہ مسٹر بریڈلا کو ہوس مذکور کی سرحد سے باہر نکال دیا جائے۔ کثرت رائے سے منظور ہوئی۔ مسٹر بریڈلا نے قلت رائے میں ووٹ دیا

وفات۔ ٹامس چینیری (اڈیٹر لنڈن ٹائمز) نے انتقال کیا +

قاہرہ ۱۱ فروری۔ جنرل گورڈن بربر پہونچگئے +

قاہرہ ۱۲ فروری۔ قلعہ سنکت ہاتھ سے جاتا رہا۔ کل صبح گورنر نے شہر پناہ کو توڑ کر اور تمام توپوں میں میخیں ٹھونک کر تمام قلعہ بند فوج کے ساتھ جو تعداد میں ۹ سو آدمی کے قریب تھی باہر نکلکر حملہ کیا اور سب کے سب دشمن کے مقابلہ کھیت رہے۔ لارڈ ولسلی نے جنرل سٹیفنس کو اس مضمون کا تار بھیجا ہے کہ کرنیل گراہم صاحب اور فوج قلعہ بند قاہرہ کے کچھ حصہ کو حفاظت ٹوکر کے لئے بھیجیں۔ حضور ملکہ معظمہ کے فوجی جہاز جمنا پر جو فوجیں ہیں وہ سکم کو جائینگی۔ جنرل گورڈن نے بذریعہ ٹیلیگرام کے گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ انکا تمام اطراف و جوانب سے سرگرمی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا +

لنڈن ۱۲ فروری۔ مسٹر بریڈلا نے ممبری سے استعفا دیدیا مگر وہ دوبارہ منتخب ہونا چاہتے ہیں۔ کل تک جو خبریں چین کے قتل کی نسبت آئی ہیں اُنسے معلوم ہوا کہ یہ حادثہ مقام ٹانکن وقوع میں آیا ہے +

لنڈن ۱۳ فروری۔ کیپ سے خبر آئی ہے کہ یقیناً سٹی وایو کو زہر دیا گیا ہے اور اسی لئے ڈاکٹری تحقیقات کا حکم صادر ہوا ہے +

اگرہ ۱۳ فروری۔ عالیجناب ڈیوک اور ڈچز آف کناٹ معہ اور ہمراہیوں کے اور سر الیفرڈ لائل صاحب اور لیڈی کیمپبل اور پارٹی کل صبح فتح پور سیکری تشریف لیگئے۔ ہز ہائینس مہاراجہ بھرتپور کرنیل یون سمتھ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور مسٹر بیچھ صاحب نے جو ایک رات پہلے تشریف لائے تھے مراسم استقبال ادا کئے جناب ممدوح نے اُن تمام دلچسپ عمارات کا جو اکبری عہد سے تعلق رکھتی ہیں نہایت شوق سے ملاحظہ کیا اور حاضری اور چاشت تناول فرمائی۔ اور خوب سیر و تفریح کے بعد ۵ بجے شام کے اگرہ میں واپس تشریف لے آئے۔ ۸ بجے شب کے جناب ممدوح و سکونٹ ڈون۔ سر مارس فٹز گیرلڈ اور ڈاکٹر سکاٹ





صاحب کے ہمراہ آگرہ کلب میں تشریف لیگئے اور جنرل واکر کے ساتھ ملکر کھانا تناول کیا +

بمبئی ۱۳ فروری - ہز ایکسلنسی حضور گورنر بمبئی نے آج دوپہر کے بعد پونا میں قوت برقی کے ذریعہ سے ایک چٹان کو اڑاکر مغربی دکن ریلوے کا آغاز کیا +

ہز ایکسلنسی نے فرمایا کہ یہہ ریلوے جنوبی مرہٹہ ریلوے کی تیسری شاخ ہوگی جو بہت فائدہ مند ہوگی - اسکا طول ۲۰۵ میل ہے اور بمقام بیلگام جنوبی ریلوے کی ایک شاخ سے ملجائیگی سرمایہ کو بڑھانے کے علاوہ یہہ ملک کے وسائل آمدنی کو ترقی دیگی - اور ایسے ضلع کے لئے بمنزلہ نعمت غیر مترقبہ کے متصور ہوگی جہانپر پانچ سال میں ایک دفعہ خشکسالی ہوتی رہتی ہے اور ۵۰ برس میں ایک دفعہ فصل بالکل برباد جاتی ہے - جو آجتی سرکیں اب تیار ہورہی ہیں اُنکے جاری ہونیسے جنوبی ملک مرہٹہ کا کوئی حصہ ریلوے سے ۴۰ میل سے زیادہ فاصلہ پر نہ رہیگا +

کلکتہ ۱۴ فروری - اخبار انگلشمین نے مندرجہ ذیل تار شایع کیا ہے +

لنڈن ۱۳ فروری - آنریبل اڈورڈ سٹینہوپ صاحب کل پنجشنبہ کو بنگال کے مسودہ لگان کے خلاف ایک عرضداشت پیش کرنیوالے ہیں اس عرضداشت پر بہار کے قریب دو ہزار مہاراجوں اور دیگر زمینداروں کے دستخط ہیں جنکا بیان ہے کہ بل مذکور موجودہ صورت میں زمینداروں کی ملکیت کو ضبط کرنا اور ملک کے حقیقی فوائد کا نفی کرنیوالا ہے - اس عرضداشت کے اخیر میں یہہ درخواست ہے کہ اس معاملہ میں اچھی طرح تحقیقات اور چھان بین کیجائے مسٹر سٹینہوپ نے ہوس آف کامنس میں اطلاع دی ہے کہ اُن کا ارادہ ہے کہ گورنمنٹ سے مفصلہ ذیل سوال کریں +

آیا زمینداروں کی درخواست کے موافق گورنمنٹ بل مذکور کو ملتوی رکھیگی تاکہ اس بارے میں مزید تحقیقات کا موقع ملے "لارڈ سٹینلی نے ہوس آف لارڈز میں اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری کاغذات متعلقہ بل مذکور میں سر رچرڈ گارتھ کی یادداشت کے نہونے پر ایک سوال پیش کرینگے - اسکے ساتھ ہی وہ اس بات پر بھی زور دینگے کہ گورنمنٹ ہند کے صاحبان جج ہائیکورٹ اور اور عالی رُتبہ افسروں سے بل مذکور پر صلاح طلب نہ کرنیکی کیا وجوہات تھیں - سر ہنری کٹ صاحب کی کمیٹی کا جلسہ پارلیمنٹ کے کئی ایک تعطیلوں کے باعث ملتوی ہوگیا تھا - مگر انتظام کیا گیا ہے کہ آئندہ دوشنبہ کو منعقد ہو - جس میں پارلیمنٹ کے دونوں ہوس میں بھیجنے کے لئے بل مذکور کے خلاف ایک عرضداشت کا مسودہ تیار کیا جائیگا +

کلکتہ ۱۵ فروری - یقیناً ۷ مارچ کو شنبہ کے دن کلکتہ کی نمائشگاہ بند ہوجاویگی اور نواب لفٹنٹ گورنر بنگال ۷ مارچ کو جمعہ کے دن سرکاری حکم کا اعلان فرمائینگے اور ایک عظیم الشان اور خاص رسم ادا کیجائیگی +

لنڈن ۱۵ فروری - جنرل گورڈن نے برٹش گورنمنٹ کو روپیہ اسلحہ اور سامان جنگ کے لئے تار بھیجا ہے +

کل گلڈ ہال میں ایک شاہی جلسہ منعقد ہوا جسمیں ایک رزولیشن گورنمنٹ کی حکمت عملی دربارہ مصر کے خلاف منظور کیا گیا +

بمبئی ۱۶ فروری - اخبار ٹائمز آف انڈیا کے پاس ایک خاص تار اس مضمون کا آیا ہے کہ آنریبل مسٹر سٹینہوپ نے مسودہ لگان صوبہ بنگال کے خلاف ایک عرضداشت جسپر قریب دو ہزار زمینداروں کے دستخط تھے پیش کرتے وقت دریافت کیا کہ آیا گورنمنٹ مسودہ مذکور پر غور کرنے کو ملتوی کردیگی مسٹر گرانسن نے اسکے جواب میں کہا کہ مسودہ لگان صوبہ بنگال کی طوالت نے ناممکن کردیا کہ اس سشن میں یہہ پاس ہو - مگر انہوں نے وعدہ کیا کہ حضور وایسرائے کی انتظامی کونسل تمام عرضداشتوں اور شکایتوں پر کمیٹی میں احتیاط کے ساتھ غور کریگی +

سویز ۱۵ فروری - آج افواج برطانیہ نے یہاں سے سواکن کو روانہ ہونیکی غرض سے جہاز پر سوار ہونا شروع کردیا - امید کیجاتی ہے کہ ۱۹ ماہ حال کو تمام فوج پہونچ جائیگی +

قاہرہ ۱۵ فروری - مہم برطانیہ کی خبر باغیوں کو منتشر کررہی ہے - جنرل گورڈن صاحب مختلف سرداروں سے نہایت اطمینان کے ساتھ ملاقات کرکے بربر سے خرطوم کو روانہ ہوگئے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۴ فروری - اخبار سینٹ پیٹرزبرگ آفیشل نے اپنے پرچہ امروزہ میں مشتہر کیا ہے کہ باشندگان مرو بالکل حکومت روس کے مطیع ہوگئے +

قاہرہ - جنرل گورڈن مقام شینڈی میں پہونچگئے + باغیوں نے مقام سنکٹ میں چار سو عورت اور بچے قتل کردیئے - امید کیجاتی ہے کہ افواج برطانیہ کے پہونچنے سے پہلے یہہ لوگ مقام ٹوکر پر حملہ کرینگے +

لنڈن ۵ فروری - صاحب چنسیلر خزانہ شاہی نے کل رات بجواب ایک سوال کے ہوس آف کامنس میں کہا کہ گورنمنٹ پارلیمنٹ سے مصر کیواسطے قرضہ کے سود کی درخواست کریگی - آنریبل مسٹر سٹینہوپ نے صوبہ بنگال کے راجاؤں اور زمینداروں کی عرضداشت کے خلاف مسودہ لگان بنگال کو پیش کردیا ہے +

مدراس ۱۴ فروری - کچھہ عرصہ تک تقریر فرماکر حضور وایسرائے نے کہا آپ لوگوں نے مہربانی سے یہاں آکر اور خصوصاً اپنے اڈریس میں جو آپ نے میرے پہلے آنیکی تقریب میں پیش کیا ہے اور بہت سی تجاویز کی نسبت جو میری گورنمنٹ نے کی ہیں پسندیدگی اور قبولیت کا اظہار کیا ہے - اس ملک کو چھوڑنے سے پیشتر میرا پہلا مقصد اس امر کا دیکھنا ہے کہ اُن تجاویز کو پختہ بنیادوں پر رکھا گیا ہے یا نہیں جنپر مجھہ سے پیچھے آنیوالے عمارت کھڑی کرنے کے قابل ہونگے - اور اُس سمت میں چند قدم آگے بڑھینگے جدھر میں خود جانا چاہتا تھا - مگر ضروری بات یہہ ہے کہ انہیں سے ہر ایک قدم حفاظت سے اُٹھایا جائے - آپ لوگوں نے اُس انتظام کیطرف بھی اشارہ کیا ہے جسکے روسے اسوقت لوگوں کو متعہد سول سروس میں داخل کیجاتا ہے اور آپ نے نہایت تمنا ظاہر کی ہے کہ موجودہ عمر کی حد جو کچھہ عرصہ سے کم کردیگئی ہے پھر بڑھادیجائے یہہ

ایک ایسا مضمون ہو جسکو میں کشادہ دلی سے قابل غور تسلیم کرتا ہوں - جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہو ابتدا میں اس مسئلہ کا تصفیہ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے کیا تھا اور اب بھی ہوم گورنمنٹ کے ساتھ ہی خط و کتابت کرنیسے یہہ امر طے ہو سکتا ہو - مگر جہانتک میری ذاتی رائے کا اقتضا ہو میں یہہ کہنے میں ذرہ تامل نہیں کرتا کہ یہہ معاملہ حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے بہت ہی غور کے لائق ہو - آئینی سیولینوں کی تقرری کے قاعدہ کی نسبت میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ گورنمنٹ ہند باتفاق لوکل گورنمنٹوں کے عنقریب اس مسئلہ پر غور کرنیوالی ہو - میں خیال نہیں کرتا کہ آئینی سیولینوں کی تقرری کے طریق کے در پے ہو جانا مناسب ہوگا کیونکہ ابتدا یہہ طریقہ بلاشبہ عمدہ تھا کیونکہ اسکے رو سے دیسی کثرت سے سرکاری ملازمت میں داخل ہوتے ہیں لیکن مجھے معلوم ہو کہ اس میں کسی قدر اصلاح کی ضرورت ہو - بعد ازاں آپنے ایک بہت ہی بڑے مسئلے کا ذکر کیا ہو یعنی عدالتی اور انتظامی صیغوں کو علیحدہ رکھنا میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص نہوگا جو آپ کا اس خیال میں ساتھ نہ دے کہ اس قسم کی علیحدگی نہایت ہی مناسب ہو - مگر اسکو کامل طور پر حاصل کرنا درحقیقت بہت ہی زیادہ روپیہ سے تعلق رکھتا ہو - اور اسلئے چند اور تجاویز کے ساتھ وابستہ ہو اور وہ تجاویز ابتدائے ضرورت کے حالات میں میں نہیں چاہتا کہ ملک پر ٹکس لگایا جائے - اسوقت میں کسی امر کا وعدہ نہیں کرتا - ملکی خوشحالی کے مہیا ہونے تک انکو ملتوی رکھنا ضرور ہو ✣

لودیانہ

۱۵ فروری ۱۸۸۲ع کو جلسہ انجمن انسداد مسکرات مشن سکول ہال لودیانہ میں منعقد ہوا - اور صاحبان مندرجہ ذیل نے اپنے اپنے مضامین پڑھکر سُنائے جن میں سے کچھہ تو ہفتہ حال کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں اور باقی بشرط گنجائش علی الترتیب درج ہونگے - جناب حافظ حضرت شاہ صاحب - جناب ڈپٹی امیر الدین صاحب طالب العلم - جناب حافظ حکیم انور احمد صاحب - جناب حافظ صدر الدین صاحب - جناب منشی اچھل سنگھ صاحب - جناب منشی غلام حسین صاحب - جناب ڈاکٹر محمد عثمان غنی صاحب - اور جلسہ موصوف میں چار ممبر اور شامل ہوئے

پنجاب میں لوکل سلف گورنمنٹ کے جدید نظام کے متعلق جسکی دہوم دہام ایک عرصہ سے ہو رہی تھی آخرکار وہ منظور ہوا - اور گورنمنٹ نے اسکا اجرا چند اضلاع میں منظور فرمایا ہو چنانچہ ہمارا ضلع بھی منظور شدوں میں شامل ہو اور یقین ہو کہ یکم اپریل آئندہ سے اسپر عملدرآمد ہونے لگیگا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بمعرفت تحصیلداران شہر میں اُن اشخاص کی جو رائے دینے کے مستحق اور لائق ہیں مرتب کرا رہے ہیں - مگر بہر محلے جسکو یہہ فہرستیں واسطے تیاری انتخابات مندرجہ بالا مرحمت ہوئی ہیں بے ترتیبی سے تیار کر رہے ہیں یعنی بعضوں نے تو خانہ شماری کے طور پر کام شروع کر رکھا ہو اور بعض ابھی تک فرد کو ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ہمکو کیا کرنا چاہئے - خیر اس سے ہمکو کچھہ مطلب نہیں ہو مگر اب یہہ دیکھنا ہو کہ ہمارے شہر میں یہہ جرچا اور ایک دوسرے کی منت و التجا و چاپلوسی وغیرہ وغیرہ کیا کیا کچھہ ہوتا ہو ✣

اطلاع

مشتریان اخبار نور افشان مندرجہ ذیل پر جنہوں نے باوجود سخت اور بار بار تقاضا کے آجتک قیمت ادا نہیں کی - اور ہم نے بہت چاہا کہ قیمت نور افشاں کی صاحبان مندرجہ ذیل سے وصول ہو جاوے اور ہمکو نالش کی تکلیف اُٹھانی نپڑے مگر ہمارے نادہندگان صاحبان نے کچھہ بھی خیال نفرمایا - اسلئے اب لاچار ہم کو یہہ معاملہ ایک وکیل کے سپرد کرنا پڑا - یکم فروری ۱۸۸۲ع کو صاحبان مندرجہ ذیل کا حساب بمعہ خرچ جو رقومات اُنکے اسمائے گرامی کے مقابل درج ہو وکیل کو دیدیا ہو اور صرف یکم اپریل تک انتظار کرکے نالشات دائر کیجاویگی جو صاحب اس عرصہ میں بھی قیمت نور افشان جو اُنکے نام کے محاذی درج ہو روانہ کرینگے تو بہتر ورنہ معہ خرچہ عدالت وصول کیا جاویگا ✣

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

سید غوث علی صاحب رئیس لودیانہ ✣ عہ / ۱۴
محمد ابراہیم خانصاحب زیدہ مسبعہ ار ضلع پشاور ✣ سہ
خواجہ محمد خانصاحب رئیس ہوتی مردان ضلع پشاور ✣ سہ
منشی دُنی چند صاحب رسالدار گائیڈ ہوتی مردان ✣ لعہ
منشی موتی لال صاحب کلارک افسری جلنٹ ایڈ کمپنی میرٹھہ ✣ عہ
سردار شیو نرائن سنگھہ صاحب رئیس پرکھالی ضلع انبالہ ✣ سہ
منشی سالگرام صاحب قبالہ نویس آگرہ ✣ لعہ
منشی محمد حسین صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر امراوتی ✣ سے
پنڈت گنگا رام کیٹیر انجینیر ضلع شاہجہانپور ✣ عہ
شیخ مجید الدین صاحب کلارک دفتر جہنگ ✣ عہ
شیخ منیر الدین صاحب فسٹ کلاس ہسپتال کیمپ انبالہ ✣ عہ
کپتان سردار گلاب سنگھہ صاحب رئیس اٹاری ضلع امرتسر ✣ سہ

اعلان

تمام صاحبان مشتریان اخبار نور افشان کی خدمت میں التماس ہو کہ بجائے جناب پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کے میں سپرنٹنڈنٹ مشن پریس مقرر ہوا ہوں اور جناب پادری ویری صاحب کی تبدیلی سہارنپور کو ہوگئی ہو جو صاحب مشن پریس لودیانہ سے معاملہ رکھتے ہوں اور خریداری اخبار نور افشاں کی بابت خط و کتابت کرنا چاہتے ہوں یا منی آرڈر وغیرہ بھیجنا چاہتے ہوں وہ سب صاحب میرے نام پر روانہ کریں ✣

المشتہر
پادری سی بی نیوٹن صاحب
سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ